REGD. NO. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹ ۔ تار کا پتہ ۔ ڈیلی الفضل ربوہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "
بیرون پاکستان
سالانہ ۴۵ "

خطبہ نمبر ۳۴

یوم چہارشنبہ

فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے

الفضل ربوہ

۲۷ ربیع الاول ۱۳۸۲ھ

جلد ۵۱/۱۶ | ۲۹ ظہور ۱۳۴۱ ہش | ۲۹ اگست ۱۹۶۲ء | نمبر ۱۹۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب۔ نخلہ

نخلہ ۲۷ اگست بوقت دس بجے صبح

کل حضور کی طبیعت نسبتاً بہتر رہی۔ الحمد للہ۔ شروع رات نیند ٹھیک طرح نہیں آئی۔ پھر آ گئی۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے

آمین اللّٰھم آمین

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۸ اگست۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے احباب التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت میاں صاحب مدظلہ کو اپنے فضل سے شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے آمین

جامعہ احمدیہ کے طلباء کیلئے

جامعہ احمدیہ اپنی موسمی تعطیلات کے بعد یکم ستمبر ۱۹۶۲ء کو کھل رہا ہے جملہ اساتذہ کرام اور طلباء پونے سات بجے جامعہ میں حاضر ہو جائیں۔ ٹھیک پونے سات بجے طلباء کی حاضری ہوگی (پرنسپل جامعہ احمدیہ)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالیٰ کی معرفت چاہو اور اسکی طرف ہی قدم اٹھاؤ کہ کامیابی اسی میں ہے

وہ راہ جہاں انسان کبھی ناکام نہیں ہو سکتا وہ خدا تعالیٰ کی راہ ہے

"حدیث میں آیا ہے کہ اگر کوئی ایک کانٹا راستہ سے ہٹا دے تو اس کا بھی ثواب اس کو دیا جاتا ہے۔ اور پانی نکالتا ہوا اگر ایک ڈول اپنے بھائی کے گھڑے میں ڈال دے تو خدا تعالیٰ اس کا بھی اجر ضائع نہیں کرتا۔ پس یاد رکھو کہ وہ راہ جہاں انسان کبھی ناکام نہیں ہو سکتا وہ خدا کی راہ ہے۔ دنیا کی شاہراہ ایسی ہے جہاں قدم قدم پر ٹھوکریں اور ناکامیوں کی چٹانیں ہیں۔ وہ لوگ جنہوں نے سلطنتوں تک کو چھوڑ دیا آخر بے وقوف تو نہ تھے۔ جیسے ابراہیم ادھم، شاہ شجاع اور شاہ عبدالعزیز جو مجدد بھی کہلاتے ہیں، حکومت، سلطنت اور شوکت دنیا کو چھوڑ بیٹھے۔ اس کی یہی وجہ تو تھی کہ ہر قدم پر ایک ٹھوکر موجود ہے۔ خدا ایک موتی ہے۔ اس کی معرفت کے بعد انسان دنیوی اشیاء کو ایسی حقارت اور ذلت سے دیکھتا ہے کہ ان کے دیکھنے کے لئے بھی اسے طبیعت پر ایک جبر اور اکراہ کرنا پڑتا ہے۔ پس خدا تعالیٰ کی معرفت چاہو اور اس کی طرف ہی قدم اٹھاؤ کہ کامیابی اسی میں ہے۔"

(رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء ص ۱۶۱)

جامعہ نصرت ربوہ میں داخلہ

جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ میں گیارہویں جماعت اور فرسٹ ایئر بی۔اے (ڈگری کورس) کا داخلہ مندرجہ ذیل تاریخوں سے شروع ہوگا۔

درخواستیں مجوزہ فارم پر معہ پروویژنل اور کیریکٹر سرٹیفکیٹ ارسال کریں۔ داخلہ فارم اور پراسپکٹس دفتر کالج سے مل سکتے ہیں۔ مندرجہ ذیل مضامین میں بی۔اے (آنرز) کا بھی انتظام ہے۔

انگلش ۔ ریاضی ۔ عربی ۔ اسلامیات

گیارھویں کلاس کا داخلہ یکم ستمبر سے دس ستمبر تک
بی۔اے فرسٹ ایر کا داخلہ ۵ ستمبر سے ۱۵ ستمبر تک
انٹرویو صبح ۸ بجے سے ۱۱ بجے تک

قابل طالبات کے لئے وظائف اور فیس معافی کی مراعات۔ باہر سے آنے والی طالبات کے لئے ہوسٹل کا انتظام موجود

(پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ)

محترم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی صحت

ربوہ ۲۸ اگست ۔ محترم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی طبیعت گزشتہ رات بار بار پیشاب آنے کی وجہ سے ناساز رہی۔

احباب جماعت شفائے کامل و عاجل کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

تعلیم الاسلام کالج ربوہ

تعلیم الاسلام کالج میں نئے سال کا داخلہ یکم ستمبر ۱۹۶۲ء سے شروع ہو کر دس روز تک جاری رہے گا۔ داخل ہونے والے طلباء معہ پروویژنل اور کیریکٹر سرٹیفکیٹ و داخلہ فارم اپنے گروپ ڈین کی معیت میں پیش ہوں۔ (پرنسپل)

ایڈیٹر: روشن دین تنویر۔ بی اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

خطبہ جمعہ

ہمیشہ اس بات پر غور کرتے رہو کہ احمدیت کے نور سے تم نے کیا فائدہ اٹھایا

سچائی کی اہمیت کو سمجھو اور کسی موقعہ پر بھی اس سے منحرف نہ ہو

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۱۸ اگست ۱۹۵۰ء بمقام ناصر آباد (سندھ)

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

مَیں جماعت کو دیر سے توجہ دلا رہا ہوں کہ ہر جماعت اپنے ساتھ کچھ خصوصیتیں رکھتی ہے جب تک وہ خصوصیتیں اس جماعت کے لوگ اپنے اندر پیدا نہ کریں وہ اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتے جہاں تک

دلیل اور عقل کا سوال

ہے وہ خدا مہیا کرتا ہے۔ قرآن کریم میں ساری عقل کی باتیں موجود ہیں اور قرآن کریم میں ساری دلیلیں موجود ہیں لیکن باوجود اس کے کہ قرآن کریم میں ساری عقل کی باتیں موجود ہیں اور باوجود اس کے کہ قرآن کریم میں ساری دلیلیں موجود ہیں پھر بھی قرآن کریم کو دنیا کے اکثر لوگ نہیں مانتے۔ عیسائیوں اور یہودیوں اور بدھوں اور ہندوؤں اور دوسرے غیر مذاہب کے لوگوں کو اگر اکٹھا کیا جائے تو وہ مسلمانوں کی تعداد سے کئی گنے زیادہ ہیں حالانکہ اگر یہودی کتب یا عیسائی کتب یا ہندوؤں کی کتب یا زرتشتی کتب یا کنفیوشس کی کتب یا بدھوں کی کتب کو جمع کیا جائے اور ان کی معقولیت کو دیکھا جائے تو ان میں معقولیت بہت ہی کم رہ گئی ہے اور دلیل کا تو حصہ ان میں ہے ہی نہیں لیکن لوگ ان بے دلیل باتوں کو ماننے کے لئے تیار ہو جائیں گے۔ ان غیر معقول باتوں کو ماننے کے لئے تیار ہو جائیں گے اور قرآن کریم کی معقول اور با دلیل باتوں کو ماننے کے لئے تیار نہیں ہوں گے اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ دنیا میں

خالی دلیل اور معقولیت

کام نہیں دیتی بلکہ اس کے ساتھ کسی اور چیز کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ ایک شخص ہمارے پاس آتا ہے اس نے لنگوٹی باندھی ہوئی ہوتی ہے اس کے سر پر پھٹی پرانی پگڑی ہوتی ہے اس کے شملہ میں کئی شگاف ہوتے ہیں اور اسکے سر پر جو پگڑی کا حصہ بندھا ہوا ہوتا ہے

اس میں بھی کئی جگہ سوراخ نظر آرہے ہوتے ہیں لیکن وہ بڑے مدلل طریق سے یہ ثابت کرنا چاہتا ہے کہ کیمیا ایک یقینی مسئلہ ہے اور سونا بنایا جا سکتا ہے کچھ بیوقوف تو اسے ایسے ضرور مل جائیں گے جو نہ اسکی لنگوٹی دیکھیں گے نہ اسکی پھٹی پرانی پگڑی دیکھیں گے اور گھر سے سونا لا کر اس کے حوالے کر دیں گے کہ اسے کئی گنے کر دیا جائے لیکن اکثر حصہ شہر کا ایسا ہوتا ہے جو ہنس پڑتا ہے اور کہتا ہے کہ اگر تمہیں کیمیا کا علم آتا ہے تو تم نے لنگوٹی کیوں رکھی ہے تمہارے سر پر یہ پھٹی پرانی پگڑی کیوں ہے ہمیں

کیمیا نہیں آتی

لیکن ہم نے تہہ بند پہنا ہوا ہے یا پاجامہ یا شلوار پہنی ہوئی ہے اور ہمارے سر پر تمہاری پگڑی سے کئی درجے بہتر پگڑی موجود ہے ایسی صورت میں ہم تمہاری دلیلوں کو کیا کریں دلائل پیش کرتے وقت تو وہ لوگ بعض دفعہ ایسی ایسی دلیلیں دیتے ہیں کہ معمولی علم رکھنے والا انسان حیران رہ جاتا ہے۔ انہیں سائنس کے جدید نظریات کا بھی کچھ علم ہوتا ہے وہ اخبارات اور رسالوں وغیرہ کا مطالعہ کرتے رہتے ہیں اور جب گفتگو کا موقعہ آئے وہ بڑے زور سے بیان کرتے ہیں کہ جرمن کے فلاں سائنسدان نے سونا بنانے کا دعوےٰ کیا ہے تم پہلے ان باتوں کو سن کر ہنستے تھے اور کہتے تھے کہ سونا نہیں بن سکتا لیکن اب ایک سائنسدان نے سونا بنا کر دکھا دیا ہے۔

پھر وہ اپنی تائید میں ایٹم بم کو پیش کرتے ہیں

ایٹم بم کی ساری تھیوری

ہی اس بات پر ہے کہ ایک قسم کے جوہر کو دوسرے جوہر میں تبدیل کیا جا سکتا ہے اور جب جوہر تبدیل کیا جا سکتا ہے تو تانبا یا چاندی کو بھی سونے میں تبدیل کیا جا سکتا ہے

غرض ان کی دلیلیں بڑی معقول ہوتی ہیں وہ کہتے ہیں تم ہم سے کیا پوچھتے ہو سائنسدانوں سے پوچھو کہ کیا یہ بات دنیا میں ثابت ہو گئی ہے یا نہیں کہ ایک دھات کو دوسری دھات میں تبدیل کیا جا سکتا ہے اور کیا یہ درست نہیں کہ ایک جرمن سائنسدان نے گورنمنٹ کی لیبارٹریوں میں سونا بنا لیا ہے اور چونکہ یہ باتیں درست ہوتی ہیں اس لئے بہت سے بے وقوف یہ سمجھنے لگ جاتے ہیں کہ شاید وہ بھی سونا بنانا جانتے ہیں حالانکہ

اصل سوال

یہ نہیں کہ سونا بن سکتا ہے یا نہیں بلکہ ہمارا جس چیز سے واسطہ ہے وہ یہ ہے کہ وہ شخص جو ہمارے سامنے کیمیا گری کا دعوےٰ پیش کر رہا ہے وہ خود سونا بنا سکتا ہے یا نہیں آخر وہ جو ہمارے پاس آیا ہے تو ہمارا پروفیسر بن کر نہیں آیا بلکہ ہمیں اپنے علم و فن کا نمونہ دکھانے آیا ہے اور اس کا ثبوت یہی ہو سکتا ہے کہ خود اس کی حالت اچھی ہو مگر اس کا سارا زور اسی بات پر رہتا ہے کہ سونا بن سکتا ہے اور آخر میں وہ دوسروں کا زیور اڑا کر اپنے گھر کی طرف چل پڑتا ہے اس کی دلیلیں ویسی ہی ہوتی ہیں جیسے

کہتے ہیں

کہ کوئی شخص کہیں باہر جا رہا تھا کہ راستہ میں زور سے ایک بگولہ اٹھا جس نے اسے اڑا کر باغ میں پھینک دیا کچھ دیر کے بعد وہ اس باغ سے نکلا تو اس نے اپنے سر پر انگوروں کا ایک ٹوکرا اٹھایا ہوا تھا جسے لیکر وہ اپنے گھر کی طرف چل پڑا۔ راستہ میں اسے باغ کا مالک مل گیا۔ باغ کے مالک نے جو دیکھا کہ وہ انگوروں کا ٹوکرا اپنے سر پر اٹھائے ہوئے گھر کی طرف جا رہا ہے تو وہ سمجھ گیا کہ یہ چوری کے انگور ہیں کیونکہ وہاں اور کوئی باغ تھا ہی نہیں اس نے فوراً اسے روک لیا اور کہا تم میرے باغ سے یہ انگور چرا کر کیوں لے جا رہے ہو اس نے جواب

دیا کہ آپ ناراض نہ ہوں پہلے میری بات سن لیں اور پھر جو چاہیں کہیں۔ اس نے کہا بہت اچھا پہلے اپنی بات سنا لو۔ وہ کہنے لگا بات یہ ہے کہ میں سڑک پر جا رہا تھا کہ ایک بگولا اٹھا اور اس نے مجھے اڑا کر آپ کے باغ میں پھینک دیا۔ بتائیے کیا اس میں میرا کوئی قصور ہے؟ اس نے کہا ہرگز نہیں۔ کہنے لگا پھر میں آپ کے باغ میں ہی کھڑا تھا کہ ایک دوسرا بگولا آیا اور میں پھر اڑنے لگا۔ ایسی حالت میں لازماً انسان اپنی جان بچانے کیلئے ہاتھ پاؤں مارتا ہے مَیں نے بھی اِدھر اُدھر ہاتھ پاؤں مارے تو اتفاقاً جہاں میں آ کر رکا اور جہاں میرے ہاتھ لگے وہاں

انگوروں کے خوشے

تھے ادھر ہاتھ مارتا تو ادھر کے انگور گر جاتے اور اُدھر ہاتھ مارتا تو اُدھر کے انگور گر جاتے بتائیے کیا اس میں میرا کوئی قصور ہے؟ باغ کے مالک نے جواب دیا کہ ہرگز نہیں۔ اس نے کہا اب آگے سنئے جب انگور گرے تو اتفاقاً نیچے ایک ٹوکرا پڑا ہوا تھا سارے انگور اس میں اکٹھے ہو گئے اور وہ بھر گیا۔ بتائیے میرا اس میں کوئی قصور ہے؟ باغ کے مالک نے کہا یہ تو ساری باتیں ٹھیک ہیں مَیں نے مان لیا کہ بگولا آیا اور اس نے اٹھا کر تمہیں میرے باغ میں پھینک دیا مَیں نے یہ بھی مان لیا کہ تم نے اپنے بچاؤ کے لئے ہاتھ پاؤں مارے تو انگور گر گئے۔ مَیں نے یہ بھی مان لیا کہ اس وقت نیچے ٹوکرا پڑا تھا جس میں انگور جمع ہوتے گئے مگر تم

مجھے یہ بتاؤ

کہ تمہیں یہ کس نے کہا تھا کہ انگوروں کا ٹوکرا اٹھا کر گھر کی طرف چل پڑو؟ وہ کہنے لگا بس یہی بات مَیں بھی سوچتا چلا آ رہا تھا کہ یہ بات کیا ہوئی کہ انگور کسی کے۔ ٹوکرا کسی کا اور مَیں اسے اٹھا کر اپنے گھر کی طرف جا رہا

ہوں۔ یہی سوال ہمارا کیمیا گر سے ہوتا ہے کہ ہماری تو یہ بحث ہی نہیں کہ سونا بن سکتا ہے یا نہیں۔ سوال یہ ہے کہ تمہیں سونا بنانا آتا ہے نہیں؟ مگر تمہاری یہ حالت ہے کہ تم نے خود لنگوٹی باندھی ہوئی ہے اور ہمارا گھر سونے کا بنانے آ گئے ہو تو حقیقت یہ ہے کہ کسی کا کوئی دلیل پیش کر دینا اپنے اندر کوئی وزن نہیں رکھتا جب تک وہ دلیل عملی طور پر اس شخص یا گروہ یا جماعت پر چسپاں نہ ہوتی ہو۔ یہ تو

ہر مذہبی انسان

کہتا ہے کہ مذہب خدا تعالیٰ کی طرف سے آیا کرتا ہے۔ ہندو بھی یہی کہتے ہیں۔ عیسائی بھی یہی کہتے ہیں۔ زرتشتی بھی یہی کہتے ہیں۔ یہودی بھی یہی کہتے ہیں۔ کنفیوشس کے پیرو بھی یہی کہتے ہیں اور مسلمان بھی یہی کہتے ہیں۔ اب خالی یہ کہدینے سے کہ مذہب خدا تعالیٰ کی طرف سے آیا کرتا ہے یہ کس طرح ثابت ہو گیا کہ کہنے والے کا اپنا مذہب بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اگر کسی ہندو یا بدھ سے یہ پوچھا جائے کہ مذہب خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے یا نہیں اور وہ کہدے کہ مذہب ہمیشہ خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے تو کیا ہم کہہ سکتے ہیں کہ دیکھو اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ ہمارا مذہب سچا ہے وہ کہے گا میں تو یہ مانتا ہوں کہ مذہب خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے مگر اس سے یہ کیونکر نتیجہ نکل آیا کہ تمہارا مذہب سچا ہے تو محض کسی بات کا معقول ہونا یا محض کسی بات کا مدلل ہونا کافی نہیں ہوتا بلکہ

دیکھنے والی بات

یہ ہوتی ہے کہ وہ مدلل اور معقول بات کہنے والے پر بھی چسپاں ہوتی ہے یا نہیں۔ مثلاً ایک عیسائی ہم سے پوچھتا ہے کہ دین نے تمہیں کیا فائدہ دیا تو ہمارا فرض ہے کہ ہم اس کا معقول جواب دیں اور بتائیں کہ ہمیں دین پر عمل کرنے سے یہ فوائد پہنچتے ہیں۔ دین کا فائدہ لازماً یا تو دنیا سے تعلق رکھتا ہو گا یا روحانیت سے تعلق رکھتا ہو گا۔ اگر کہو کہ دین پر عمل کرنے سے ہم نے دنیا کا فلاں فلاں فائدہ حاصل کیا ہے تو وہ کہے گا کہ تم نے تو لنگوٹی باندھی ہوئی ہے اور میں اعلیٰ درجہ کا لباس رکھتا ہوں۔ تم کچے مکانوں میں رہتے ہو اور میں مضبوط کوٹھیوں میں رہتا ہوں۔ دشمن کے اس اعتراض سے بچنے کے لئے تم یہ کہا کرتے ہو کہ دین کا فائدہ روحانیت کے ساتھ تعلق رکھتا ہے مگر سوال یہ ہے کہ وہ

روحانیت کیا چیز ہے؟

اور آیا وہ ہم میں پائی بھی جاتی ہے یا نہیں؟ اگر کہو کہ دین کے نتیجہ میں جنت ملتی ہے تو وہ کہے گا کہ یہ تو میرا بھی اعتقاد ہے کہ مجھے جنت ملے گی۔ تم یہ بتاؤ کہ تمہیں دین سے حاضر فائدہ کیا حاصل ہوا؟ اگر کہو کہ ہم نمازیں پڑھتے ہیں تو وہ کہے گا کہ نمازیں میں بھی پڑھتا ہوں۔ اگر تم کہو کہ ہم روزے رکھتے ہیں تو وہ کہے گا کہ میں بھی روزے رکھتا ہوں۔ اور واقعہ یہ ہے کہ اس قسم کی عبادات تمام مذاہب میں پائی جاتی ہیں۔ ہندوؤں میں بھی ہیں۔ یہودیوں میں بھی ہیں۔ عیسائیوں میں بھی ہیں۔ زرتشتیوں میں بھی ہیں پھر تمہارا کیا حق ہے کہ تم کہو کہ ہماری نماز اچھی ہے۔ اور تمہاری نماز اچھی نہیں اور اگر تم دلیل سے ثابت بھی کر دو کہ ہماری نماز اچھی ہے تو وہ کہے گا کہ اصل چیز تو نتیجہ ہے تم یہ بتاؤ کہ تمہیں ان نمازوں سے حاصل کیا ہوا مثلاً اگر تم ثابت کر دو کہ

زمین کے اندر

فلاں فلاں کیمیکلز پائے جاتے ہیں جن کے نتیجہ میں شکر پیدا ہوتی ہے اور پھر کہو مگر اس سے یہ نتیجہ نکل آیا کہ سرکنڈا میٹھا ہوتا ہے تو گو یہ بات درست ہو گی کہ زمین میں بعض کیمیاوی چیزیں پائی جاتی ہیں اور یہ بات بھی درست ہو گی کہ انہی کے نتیجہ میں شکر پیدا ہوتی ہے اور پھر یہ بات بھی درست ہو گی کہ یہ شکر کسی نہ کسی پودے میں جائے گی مگر تم یہ بتاؤ کہ آیا سننے والا سرکنڈے کو چوسے گا یا نہیں کہ کیا وہ فی الواقعہ میٹھا ہے یا مجھے دھوکا دیا گیا ہے جب وہ سرکنڈا چوسے گا تو اس میں اسے کوئی مٹھاس نظر نہیں آئے گی۔ لیکن جب وہ گنا چوسے گا تو اس میں اسے یقینی طور پر مٹھاس محسوس ہو گی۔ اب جہاں تک

سائینس کا تعلق

ہے یہ بات درست ہے کہ زمین میں بعض کیمیاوی مادے پائے جاتے ہیں۔ یہ بات بھی صحیح ہو گی کہ جس چیز میں وہ کیمیاوی مادے چلے جائیں وہ میٹھی ہو جاتی ہے مگر یہ بات غلط ہو گی کہ سرکنڈا میٹھا ہوتا ہے کیونکہ سرکنڈے نے وہ مادہ نہیں چوسا صرف گنے نے چوسا ہے اسی طرح خواہ ہم دلائل کے زور سے یہ ثابت کرتے چلے جائیں کہ اسلام اپنے اندر فلاں فلاں خوبیاں رکھتا ہے پھر بھی یہ سوال قابل حل رہ جائے گا کہ اسلام پر عمل کر کے ہم نے کیا پایا؟ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں ایک دفعہ مولوی برہان الدین صاحب قادیان آئے۔ مولوی صاحب اہلحدیث کے بڑے لیڈر تھے۔ احمدیت قبول کرنے کے بعد قوم نے ان کو چھوڑ دیا اور وہ غربت میں زندگی بسر کرنے لگے۔ ان کا طریق تصوف کا ساتھا کمائی بھی نہیں کیا کرتے تھے۔ لوگوں کو قرآن وغیرہ پڑھا دیتے تھے جس پر کسی نے کچھ دے دینا اور کسی نے کچھ بھی نہ دینا۔ لیکن اپنے زمانہ میں وہ اہل حدیث کے لیڈر تھے اور ہزاروں ہزار ان کے متبع تھے۔ بعد میں ان کے ماننے والوں میں سے ہزاروں احمدی بھی ہوئے۔

اہلحدیث فرقہ

کے لوگوں میں باتیں زیادہ ہوتی ہے۔ اور روحانیت کم ہوتی ہے۔ وہ دین کے صرف ظاہری تتبع کو کافی سمجھتے ہیں۔ اور اس کا مغز حاصل کرنے کی کوشش نہیں کرتے ٹخنوں سے پاجامہ ذرا نیچا ہوا تو اعتراض کر دیا۔ یا ہاتھ سینہ پر نہ باندھنے اور آمین نہ کہنے پر جھگڑنے لگ گئے۔ اسی طرح شریعت کے ظاہر پر وہ خوب عمل کریں گے لیکن روحانیت کا خانہ خالی رہے گا اور قلب کی اصلاح کی طرف توجہ نہیں کریں گے صوفیا اس کے بالکل الٹ چلتے ہیں۔ وہ قلب قلب کہتے رہتے ہیں اور ظاہر کو بے کار قرار دیتے ہیں۔ حالانکہ جس طرح خالی برتن ایک بے کار چیز ہے۔ اسی طرح دودھ بھی بغیر برتن کے محفوظ نہیں رہ سکتا۔ جس طرح وہ شخص غلطی پر ہے جو خالی برتن کو کافی سمجھتا ہے۔ اسی طرح وہ شخص بھی غلطی پر ہے جو دودھ کے لئے برتن ضروری نہیں سمجھتا۔ وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ

روحانیت ہی اصل چیز ہے

جسمانیت کی طرف کوئی توجہ نہیں رکھنی چاہیئے وہ بھی غلطی پر ہیں۔ اور جو روحانیت سے غافل اور جسمانیت پر ہی زور دیتے چلے جاتے ہیں وہ بھی غلطی پر ہیں۔ بہر حال جس قوم سے ان کا تعلق تھا وہ صرف ظاہری باتوں کی طرف توجہ رکھتی تھی۔ جب وہ احمدی ہوئے تو انہوں نے یہ باتیں سننی شروع کیں کہ اسلام پر عمل کرنے سے خدا تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔ انسان اس کے کلام اور الہام سے حصہ پاتا ہے۔ اس کی محبت اور پیار کے نشانات مشاہدہ کرتا ہے۔ اسی طرح جو لوگ احمدی ہوتے وہ بھی یہی باتیں کرتے کہ احمدی ہو کر ہم نے خدا تعالیٰ کا یہ نشان دیکھا ہے ہم نے اس اس طرح اس کے انعامات سے حصہ پایا ہے اور یہ باتیں ان کے لئے بالکل نئی تھیں۔ ایک دن

حضرت مسیح موعود علیہ السلام مجلس میں

انہی امور پر گفتگو فرما رہے تھے کہ باتیں سنتے سنتے مولوی برہان الدین صاحب رو پڑے۔ ان کی طبیعت بے تکلف تھی۔ اس لئے جس طرح بچہ چیخیں مارتا ہے وہ بھی بے تحاشہ چیخیں مار کر رونے لگ گئے۔ اب ساری مجلس حیران تھی کہ ان کو کیا ہو گیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی پوچھا کہ مولوی صاحب کیا ہوا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سمجھا کہ شاید کسی قریبی عزیز کے مرنے کی انہیں خبر آئی ہے جسکو یہ برداشت نہیں کر سکے۔ آخر کئی منٹ کے بعد ان کے جذبات قابو میں آئے اور وہ کہنے لگے حضور میں یہاں آتا ہوں تو کچھ لوگ سناتے ہیں کہ حضور کی بیعت کے بعد ان پر یہ یہ فضل نازل ہوئے اس طرح انہیں

اللہ تعالےٰ کا قرب

حاصل ہوا۔ اس طرح اس کے نشانات کو انہوں نے دیکھا۔ اس اس طرح انہوں نے اللہ تعالےٰ کا کلام سنا اور پھر آپ کی مجلس میں آتا ہوں تو آپ بھی یہی بتاتے ہیں کہ جب انسان اللہ تعالےٰ کی محبت میں ترقی کر جاتا ہے۔ تو خدا تعالےٰ اس سے یوں باتیں کرتا ہے۔ اس اس طرح اس کی تائید میں اپنے نشانات ظاہر کرتا ہے۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ باوجود اسکے کہ میں نے آپ کی بیعت کی ہوئی ہے۔ ابھی میرے اندر کوئی تغیر پیدا نہیں۔ وہ ٹھیٹھ پنجابی میں گفتگو کیا کرتے تھے۔ گفتگو کرتے کرتے مولوی صاحب کہنے لگے حضور اتنی مدت میری بیعت پر گذر چکی ہے۔ مگر میں تو دیکھتا ہوں کہ میں پھر بھی

جھنڈو دا جھنڈو

ہی رہا۔ یعنی میں پھر بھی بے کار وجود ہی رہا۔ اور مجھے کوئی فائدہ نہ پہنچا۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ بعد میں انہوں نے روحانیت میں ترقی کر لی۔ مگر چونکہ اہلحدیث ہونے کی وجہ سے ابتداء میں ان کی زبان محض چسکہ کی عادی تھی۔ اس لئے کچھ مدت تک احمدیت میں بھی انہوں نے زبان کا چسکہ ہی لیا۔ مگر چونکہ دل میں ایمان تھا۔ اس لئے وہ اپنی اس حالت پر گھبرائے۔ اور انہوں نے نہایت درد کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کہا کہ حضور آپ آئے اور آپ کی آمد سے ہزاروں لوگوں نے فائدہ اٹھایا اور وہ خدا تعالےٰ کے قرب میں بڑھ گئے۔ مگر میں تو دیکھتا ہوں کہ اتنے بڑے انعام کے باوجود پھر بھی جھنڈو دا جھنڈو ہی رہا۔ اور میرے اندر کوئی تغیر پیدا نہ ہو سکا

حقیقت یہ ہے

کہ یہ سوال ایک اہم ترین سوال ہے۔ اور ہمیں ہمیشہ اس بات پر غور کرتے رہنا چاہیئے کہ احمدیت کے ذریعہ خدا تعالےٰ کا ایک نور تو نازل ہوا مگر ہم نے اس نور سے کیا فائدہ اٹھایا ہے مثلاً پانچ سات موٹی موٹی چیزیں جو ایسی ہیں جن کے متعلق میں سمجھتا

گو وہ اخلاق کیلئے مثال کے طور پر کام دیتی ہیں اندر ہمارا فرض ہے کہ ہم ان باتوں کو اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کریں ان میں ایک چیز جو درحقیقت مومن کا ایک نشان ہے وہ

سچائی

ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ ہماری جماعت کے بعض لوگ اس کی اہمیت کو پوری طرح نہیں سمجھتے بات کہیں گے تو خواہ جہالت سے سہی غفلت اور نادانی سے سہی ان کی بات سولہ آنے سچی نہیں ہوتی کچھ نہ کچھ جھوٹ اس بات کو خوبصورت بنانے کے لئے اس میں ضرور ملا دیتے ہیں پس آپ لوگوں کو ہمیشہ اپنی باتوں میں سچائی اختیار کرنی چاہیئے اور جھوٹ کے قریب بھی نہیں جانا چاہیئے۔

میں سمجھتا ہوں کہ جھوٹ ایک ایسی چیز ہے کہ اگر میرا کوئی عزیز یا دوست اس کا ارتکاب کرتا رہا ہو تو ناممکن ہے کہ مجھے اس کا علم نہ ہو کیونکہ

جھوٹ بولنے والا

کسی ایک بات میں جھوٹ نہیں بولتا بلکہ کئی باتوں میں جھوٹ بولتا ہے اور کئی واقعات ایسے ہوتے ہیں جن سے انسان یہ اندازہ لگا لیتا ہے کہ اسے جھوٹ کی عادت ہے اگر تمام لوگ یہ عہد کرلیں کہ انہیں جب بھی کسی دوست یا عزیز کا جھوٹ معلوم ہوگا تو وہ اسے فوراً چھوڑ دیں گے اور ہماری جماعت کے تمام دوست اس احساس کو ہمیشہ زندہ رکھیں اور جھوٹ سے ایسی نفرت اختیار کریں کہ انہیں اپنے کسی گہرے دوست کی محبت کی اس کے مقابلہ میں ذرا بھی پرواہ نہ ہو تو میں سمجھتا ہوں کہ آہستہ آہستہ پانچ سات سال کے اندر اندر یہ عیب ہماری جماعت میں سے مٹ سکتا ہے جس طرح ایک کوڑھی کو تندرستوں سے الگ کر دیا جاتا ہے اسی طرح جھوٹے شخص کو فوراً الگ کر دینا چاہیئے اور اس وقت تک اس کا ساتھ نہیں دینا چاہیئے جب تک وہ توبہ نہ کرے اور اپنی حالت کی اصلاح نہ کرے دوسرے شخص کو

جھوٹ پر دلیری

اسی لئے پیدا ہوتی ہے کہ وہ سمجھتا ہے میرا دوست میرا ساتھ دے گا لیکن اگر اسے معلوم ہو کہ میں نے جھوٹ بولا تو میرا دوست مجھ سے الگ ہو جائے گا یا وہ مجھے ملامت کرے گا تو وہ یقیناً جھوٹ سے بچنے کی کوشش کرے گا۔

جھوٹ اپنے دوست سے چھپ نہیں سکتا اگر دوسرے کے جھوٹ پر پردہ ڈالنے کی بجائے اس کو ظاہر کیا جائے اور جھوٹ بولنے والے کے خلاف نفرت اور حقارت کا اظہار کیا جائے تو اس نقص کی خود بخود اصلاح ہو جائے مگر افسوس ہے کہ جھوٹ کی برائی کو سمجھا نہیں جاتا اور بعض دفعہ

پارٹی بازی کے شوق میں

ایسے لوگوں کو پریذیڈنٹ اور سکرٹری بنا دیا جاتا ہے جو سچائی کے پورے پابند نہیں ہوتے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ماتحتوں میں بھی جھوٹ بولنے کی عادت آجاتی ہے لارڈ کرزن نے اپنے زمانہ میں ایک دفعہ کہیں تقریر کرتے ہوئے کہہ دیا کہ ہندوستانی بڑا جھوٹا ہوتا ہے اب یہ بات واقعہ میں درست تھی عدالت میں ایک انگریز بھی جاتا ہے اور ہندوستانی بھی اور دونوں اپنے مقصد کے حصول کے لئے جھوٹ بولتے ہیں مگر ہندوستانی جھوٹ بولیگا تو پیٹ بھر کر بولے گا اور انگریز بولے گا تو نہایت بچ بچ کر بولے گا بہرحال جب لارڈ کرزن نے یہ بات کہی تو ہندوستانیوں کو طبعاً بہت بری لگی چنانچہ اس وقت ایک شاعر نے اس پر ایک رباعی کہی جس کا آخری مصرعہ یہ تھا کہ

جھوٹے ہیں ہم تو آپ ہیں جھوٹوں کے بادشاہ

جھوٹوں کے بادشاہ کے یہ معنے ... بھی ہوسکتے تھے کہ آپ بڑے جھوٹے ہیں اور یہ بھی ہوسکتے ہیں کہ اگر ہم جھوٹے ہیں تو آپ پھر جھوٹوں کے بادشاہ ہوئے اسی طرح جب کسی ایسے شخص کو

صدر اور سیکرٹری

بنا دیا جائے جو خود جھوٹ بولنے والا ہو تو وہ کسی دوسرے کا جھوٹ کیوں پکڑے گا۔ بلکہ وہ کسی دوسرے کو جھوٹ بولتے پر پکڑ بھی نہیں سکتا کیونکہ وہ ڈرتا ہے کہ اگر میں نے کسی کو پکڑا تو وہ میرے جھوٹوں کو ظاہر کر دے گا یہ ایک بہت بڑا نقص ہے جس کی ہماری جماعت کو اصلاح کرنی چاہیئے اور جماعت کا فرض ہے کہ اپنے عہدہ اور کام بھی کسی ایسے شخص کے سپرد کبھی نہیں کرنا چاہیئے جو غلط بیانی کا ارتکاب کرتا ہو ہمارے پاس جھگڑے آتے ہیں تو بعض دفعہ دونوں فریق کے بیانات میں اتنا تضاد ہوتا ہے کہ حیرت آتی ہے اس میں کوئی شبہ نہیں کہ

دوسروں کے مقابلہ میں

ہماری جماعت میں بہت زیادہ سچ پایا جاتا ہے مثلاً اگر کوئی دوسرا شخص کسی کھیت میں کھڑا ہو اور اس کے سامنے کسی شخص نے دوسرے کو قتل کر دیا ہو تو ہوسکتا ہے کہ عدالت میں آکر وہ کہہ دے کہ میں تو اس کھیت میں گیا ہی نہیں تھا اور اس طرح جھوٹ بول جائے مگر اتنا کھلا اور واضح جھوٹ میں نے کسی احمدی کو آج تک بولتے نہیں دیکھا وہ سچ کے ماحول میں جھوٹ بولنے کی کوشش کرتا ہے مثلاً کسی نے اس کو تھپڑ مارے ہوں تو یہ کہہ دے گا کہ اس نے مار مار کر

بھرکس نکال دیا اس سے ہم اتنا سمجھ جاتے ہیں کہ اس نے مارا ضرور ہے اگر بھرکس نہیں نکالا تو ایک دو تھپڑ ضرور مارے ہوں گے یا مثلاً کسی شخص نے دوسرے کو روپیہ دیا ہے اور وہ واپس نہیں کرتا اب اگر غیر احمدی اس میں ایک فریق ہو تو وہ کہہ دے گا کہ مجھے کسی نے کوئی روپیہ دیا ہی نہیں اور اس طرح روپیہ لینے سے کلی طور پر انکار کر جائے گا لیکن ایک احمدی جھوٹ بولنے والا ایسا نہیں کرے گا ان کا آپس میں یہ جھگڑا ہوگا کہ ایک کہے گا میں نے اسے بیس روپے واپس کئے تھے اور دوسرا کہے گا اس نے بیس روپے واپس نہیں کئے بلکہ پانچ روپے واپس کئے ہیں یا سمجھوتہ کوئی اور ہوا تھا مگر عمل کسی اور طرح ہوا ہے بہرحال ایک احمدی جھوٹے کے بیانات میں واقعہ کا بیج ضرور نظر آجائے گا وہ درخت کی ٹہنیاں بتانے کی کوشش کرتا ہے وہ پتے بتانے کی کوشش کرتا ہے وہ پتوں کی دھاریاں بتانے کی کوشش کرتا ہے لیکن وہ بیج کو نہیں چھپاتا اس کے مقابلہ میں ایک غیر احمدی جھوٹ بولنے والے کے بیان میں واقعہ کا بیج بھی نظر نہیں آتا یہ ایک

بہت بڑا فرق

ہے جو ہماری جماعت کے افراد اور دوسرے لوگوں میں پایا جاتا ہے مگر احمدیت تو خدا تعالیٰ کا قائم کردہ سلسلہ ہے اس میں جھوٹ کی ایک شاخ اور ایک پتہ بنانا بھی ناجائز ہے بلکہ پتہ تو الگ رہا وہ باریک باریک تاریں اور دھاریاں جو پتوں میں پائی جاتی ہیں ان میں سے ایک تار یا ایک دھاری بنانا بھی جائز نہیں اور مومن کا فرض ہے کہ خواہ جان بھی جائے وہ جھوٹ کے قریب نہ جائے

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

کے زمانہ میں ایک شخص کہیں باہر سے مدینہ آیا اور لڑائی میں اس سے ایک آدمی مارا گیا۔ مقدمہ عدالت میں گیا اور اس نے اقرار کیا کہ بات ٹھیک ہے واقعہ میں مجھ سے قتل ہوا ہے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فیصلہ کیا کہ قتل کے بدلہ میں اسے قتل کیا جائے چونکہ وہ باہر کا آدمی تھا اور مدینہ اپنے کسی کام کے سلسلہ میں آیا ہوا تھا کہ فساد ہوگیا اور اس سے ایک شخص مارا گیا اس لئے جب اس کے قتل کا فیصلہ ہوا تو اس نے کہا میری ایک عرض ہے اور وہ یہ کہ میری قوم مجھ پر بڑا اعتبار کرتی ہے میں یہاں تجارت کے لئے آیا تھا اور مجھے پتہ نہیں تھا کہ مجھ سے یہ واقعہ سرزد ہو جائے گا میرے پاس اپنی قوم کے یتامیٰ اور بیوگان کی بہت سی امانتیں پڑی ہوئی ہیں اور وہ میں نے زمین میں دبا رکھی ہیں اگر میں نہیں رہا تو وہ امانتیں ضائع ہو جائیں گی اور یتامیٰ اور بیوگان کو سخت نقصان پہنچے گا۔

میری درخواست یہ ہے کہ آپ مجھے اتنی اجازت دے دیں کہ میں واپس جا کر امانتیں ان کے مالکوں کے سپرد کر سکوں اس کے بعد میں اپنی سزا کے لئے یہاں حاضر ہو جاؤں گا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا کہ تمہاری ضمانت کون دے گا تم باہر کے آدمی ہو ہمیں کیا پتہ کہ تم واپس بھی آؤ گے یا نہیں جب تک تم ضمانت نہ دو تمہیں واپس جانے کی اجازت نہیں دی جاسکتی اس نے کہا میں تو مسافر ہوں اور میری یہاں کوئی واقفیت نہیں آپ نے فرمایا کہ ضامن تو بہرحال دینا پڑے گا اس کے بغیر تمہاری واپسی کی کوئی صورت نہیں ہوسکتی اس نے ادھر ادھر دیکھا اور ایک صحابیؓ کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ یہ میرے ضامن ہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس

صحابیؓ سے پوچھا

کہ کیا آپ ضمانت دیتے ہیں انہوں نے کہا ہاں میں اس کا ضامن ہوں آپ نے اسے چھٹی دے دی اور وہ چلا گیا جب وہ آخری دن آیا جس میں اسے واپس پہنچ جانا چاہیئے تھا تو تمام لوگ اس کا انتظار کرنے لگے مدعی جن کا رشتہ دار مارا گیا تھا وہ بھی موجود تھے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور دوسرے صحابہؓ بھی موجود تھے اور سب اس کا انتظار کر رہے تھے مگر وقت گزرتا گیا اور اس کا کہیں پتہ نہ چلا یہاں تک کہ انتظار کرتے کرتے عصر کا وقت آگیا لوگ گھبرائے اور انہوں نے اس صحابیؓ سے پوچھا کہ کیا آپ کو کچھ پتہ ہے کہ وہ کون تھا جس کی آپ نے ضمانت دی ہے انہوں نے کہا میں تو اسے نہیں جانتا وہ کہنے لگے یہ

عجیب بات ہے

اگر آپ اسے جانتے نہیں تھے تو آپ نے اس کی ضمانت کیوں دی تھی انہوں نے کہا میں اسے جانتا تو نہیں مگر میں نے ضمانت اس لئے دی کہ اس نے سارے آدمیوں کو دیکھ کر صرف میری ہی طرف اشارہ کیا تھا اور کہا تھا کہ

یہ میرے ضامن ہیں

جس شخص نے مجھ پر اتنی حسن ظنی کی میں اس کی اس حسن ظنی کو کس طرح ضائع کر سکتا تھا جب اس نے تمام لوگوں پر نظر ڈال کر صرف میرا ہی انتخاب کیا اور میرے متعلق اپنے اس

یقین کا اظہار

کیا کہ میں اس کی ضمانت دے دوں گا تو میں یہ بے حیائی کس طرح کر سکتا تھا کہ اس کی ضمانت نہ دیتا اب صحابہؓ کو اور فکر ہوا کہ اگر وہ نہ آیا تو یہ مخلص صحابیؓ اس کے بدلہ میں مارے جائیں گے اسی فکر میں اور پریشانی کی حالت میں سب لوگ کھڑے تھے کہ جب دھوپ کا رنگ

زرد ہو گیا اور سورج غروب ہونے کا وقت آیا تو لوگوں نے دیکھا کہ دور سے غبار اڑتا نظر آ رہا ہے۔ سب کی نظریں اس کی طرف جم گئیں۔ اور انتظار کرنے لگے۔ کہ دیکھیں یہ آنے والا کون شخص ہے۔ جب وہ قریب پہنچا تو وہ وہی شخص تھا جس کے

قتل کا فیصلہ

ہوا تھا۔ وہ اس تیزی کے ساتھ اپنی سواری کو دوڑاتا ہوا پہنچا۔ کہ جب عین اس مقام پر آیا جہاں اس کا انتظار کیا جا رہا تھا۔ تو اس کا گھوڑا دوڑانے کی شدت کی وجہ سے زمین پر گر گیا اب لوگوں کو اور زیادہ حیرت ہوئی۔ کہ یہ عجیب انسان ہے۔ اس کا کسی کو علم ہی نہیں تھا کہ کہاں کا رہنے والا ہے۔ مگر پھر بھی اپنے قتل کے لئے حاضر ہو گیا۔ حالانکہ اگر وہ نہ آتا تب بھی کوئی اسے گرفتار نہیں کر سکتا تھا۔ چنانچہ کسی نے اس سے کہا۔ کہ تیرا تو کسی کو پتہ نہیں تھا۔ کہ تو کہاں کا رہنے والا ہے کیا تیرے دل میں یہ خیال نہ آیا۔ کہ میں اس وقت نہ جاؤں اور قتل سے محفوظ رہوں۔ اس نے کہا۔ کیا میں ایسا بے ایمان ہو سکتا تھا کہ اپنے ضامن کو مروا دیتا اور خود بچ جاتا۔ میں نے ایک اجنبی شخص کی طرف دیکھا اور کہا کہ یہ

میرا ضامن

ہو گا۔ اس پر اس نے بغیر اس کے کہ وہ مجھے جانتا میری ضمانت دیدی۔ حالانکہ وہ خوب سمجھتا تھا کہ اگر میں وقت پر نہ آیا تو میری جگہ اُسے پھانسی دیدی جائیگی۔ جب اس نے مجھ پر یہ احسان کیا۔ تو میں ایسا کمینہ نہیں ہو سکتا تھا کہ اپنی جان بچا لیتا اور اس کو قتل کرا دیتا۔ پھر اُس نے کہا۔ مجھے یہاں آنے میں اسلئے دیر ہو گئی کہ امانتیں نکالنے اور اُن کے واپس کرنے میں زیادہ وقت صرف ہو گیا۔ مگر جونہی میں اس کام سے فارغ ہوا۔ میں نے اپنی سواری لی۔ اور اسے اس تیزی کے ساتھ دوڑاتے ہوئے یہاں پہنچا۔ اب میں موجود ہوں جو فیصلہ ہے اس کی تعمیل کی جائے۔ ان دونوں واقعات کا یعنی اس صحابی کا ضمانت پیش کرنا اور قاتل کا عین وقت پر حاضر ہو جانا اُن لوگوں پر جن کا آدمی مارا گیا تھا۔ اتنا

گہرا اثر

ہوا۔ کہ انہوں نے کھڑے ہو کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ہم اس کا خون معاف کرتے ہیں۔ اور اسلام میں یہ جائز ہے۔ کہ مقتول کے ورثاء اگر چاہیں تو قاتل کو معاف کر دیں۔ اس صورت میں اسے قتل کی سزا نہیں دی جا سکتی۔ بہرحال اس بات کو دیکھ کر کہ اگر یہ شخص نہ آتا۔ تو ایک صحابی مارا جاتا۔ اور اگر قتل کرنے والا شخص خود نہ آتا۔ تو اس کو کوئی گرفتار نہ کر سکتا مقتول کے رشتہ داروں پر اتنا اثر ہوا کہ انہوں نے کہا کہ ہم ایسے شخص کو مروا کر دُنیا کا نقصان سمجھتے ہیں۔ ہم اپنا خون اسے معاف کرتے ہیں۔ تو دیکھو سچائی طبائع پر کتنا گہرا اثر کرتی ہے اور کس طرح وہ غیر معمولی نتائج پیدا کر دیا کرتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے

ابتدائی زمانہ کا واقعہ

ہے آپ نے اپنا ایک مضمون اشاعت کے لئے پریس میں بھجوایا اور مسودہ کے ساتھ ہی ایک خط بھی لکھدیا۔ کہ اس مضمون کو اس اس طرح چھاپا جائے۔ اس زمانہ میں کسی پیکٹ کے اندر خط بھجوانا ڈاک خانہ کے قواعد کے مطابق جرم سمجھا جاتا تھا۔ اور لکھنے والے کو قید کی سزا بھی ملا کرتی تھی۔ وہ مضمون جس شخص کو بھجوایا گیا تھا۔ وہ عیسائی تھا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عناد رکھتا تھا۔ جب اسے مضمون پہنچا اور مضمون کے اندر ہی اس نے خط لکھا ہوا دیکھا۔ تو اس نے گورنمنٹ کو رپورٹ کی کہ اس اس طرح مجھے پارسل میں خط موصول ہوا ہے اور یہ قواعد کے مطابق جرم ہے گورنمنٹ نے بھی اس کو اتنی اہمیت دی۔ کہ اس نے ایک انگریز بیرسٹر اپنی طرف سے پیروی کرنے کے لئے بھجوایا۔ اور اس نے بڑے زور کے ساتھ یہ معاملہ پیش کیا۔ کہ ایسے شخص کو ضرور سزا ملنی چاہیئے۔ تاکہ باقی لوگ بھی ڈر کر اس قسم کا جرم کرنا چھوڑ دیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جو وکیل تھے۔ انہوں نے آپ سے کہا کہ یہ تو بات ہی کچھ نہیں۔ اس عیسائی نے خود آپ کے پارسل کو کھولا ہے آپ کہدیں کہ میں نے پارسل میں کوئی خط نہیں ڈالا۔ بلکہ علیحدہ خط لکھا تھا۔ جسے اس نے پارسل میں سے نکالا ہوا ظاہر کیا ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ میں نے

خط ڈالا تھا

اس نے کہا یہ سوال ہی نہیں کہ آپ نے خط ڈالا تھا یا نہیں۔ بلکہ سوال یہ ہے۔ کہ اس قسم کے بیان سے آپ پھنستے ہیں۔ لیکن اگر آپ کہدیں کہ میں نے خط نہیں ڈالا۔ تو اس کے پاس اس بات کو ثابت کرنے کی کوئی دلیل نہیں کہ اس نے یہ خط پارسل میں سے نکالا ہے اس لئے لازماً عدالت کو آپ کے حق میں فیصلہ کرنا پڑے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا یہ تو نہیں ہو سکتا۔ جب میں نے خود پارسل میں خط ڈالا ہے۔ تو میں یہ کیسے کہ دوں۔ کہ میں نے خط نہیں ڈالا۔ چنانچہ آپ نے یہی بیان دیا کہ ہاں میں نے پارسل کے ساتھ ہی خط لکھ کر ڈال دیا تھا کیونکہ یہ خط اسی مضمون کے ساتھ تعلق رکھتا تھا

سچائی آخر سچائی

ہوتی ہے اور وہ اپنی ذات میں ایسی طاقت رکھتی ہے کہ دوسرے کا دل کانپ جاتا ہے باوجود اس کے کہ سرکاری وکیل انگریز تھا مقدمہ بھی ایک انگریز کے پاس تھا اور مقدمہ کرنے والی گورنمنٹ تھی جب انگریز وکیل پندرہ بیس منٹ بڑے جوش سے تقریر کر لیتا کہ ملزم کو عبرتناک سزا دینی چاہیئے تو مجسٹریٹ اپنا سر ہلا کر کہہ دیتا کہ نہیں نہیں وہ پھر تقریر کرتا اور مجسٹریٹ پھر اپنا سر ہلا کر کہہ دیتا کہ نہیں نہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام انگریزی تو نہیں جانتے تھے لیکن آپ فرماتے تھے کہ جب وہ نو، نو ”نو“ ”نو“ کہتا تو میں سمجھ جاتا کہ وہ وکیل کی تردید کر رہا ہے آخر اس نے آپ کو

بری کر دیا

اور اپنے فیصلہ میں لکھا کہ یہ شخص اگر انکار کر دیتا اور کہہ دیتا کہ میں نے پارسل میں خط نہیں ڈالا تو میں اسے سزا نہیں دے سکتا تھا مگر باوجود اس کے کہ انکار کرنا اس کے لئے آسان تھا پھر بھی اس نے سچ بولا اور بہادری کے ساتھ کہہ دیا کہ میں نے واقعہ میں پارسل میں خط لکھ کر ڈالا ہے جو شخص اتنی دلیری کے ساتھ

سچ بولنے والا

ہو میں اسے سزا نہیں دے سکتا۔ تو سچائی اپنے اندر ایک بڑا رعب رکھتی ہے ہماری جماعت کو چاہیئے کہ وہ ہمیشہ

سچائی کی اہمیت

کو سمجھے اور کسی موقعہ پر بھی اس سے انحراف اختیار نہ کرے اگر آپ لوگ سچائی پر مضبوطی سے قائم ہو جائیں گے تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ وہ ہزاروں ہزار آدمی جو آج ہماری جماعت کی مخالفت کر رہے ہیں وہ آخر آپ کی گواہیوں پر اعتبار کریں گے اور آپ کی عظمت کا اقرار کریں گے۔

خوشخبری

دوستوں کی سہولت کے لئے دانتوں کا ہسپتال غلہ منڈی ربوہ میں کھولا ہے دوست اس سے فائدہ اٹھائیں۔

دانتوں کا منجن جو کہ دانتوں کے لئے اکسیر اور منظیم ہے تیار کیا گیا ہے آزمائش شرط ہے

قیمت ۱/۸ ، ۱/۸ ، ۱/۔ ۔صہ

شیخ سعادت محمود طارق ڈنٹیسٹ غلہ منڈی ربوہ

مجالس خدام الاحمدیہ راولپنڈی ڈویژن کا پانچواں سالانہ اجتماع

مجالس خدام الاحمدیہ راولپنڈی ڈویژن کا پانچواں سالانہ اجتماع امسال مورخہ ۹، ۱۰ اور ۱۱ ستمبر ۶۲ء بروز اتوار سوموار اور منگل بمقام کھاریاں ضلع گجرات منعقد ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ جس میں خدام واطفال کے دینی علمی اخلاقی مقابلہ جات ہوں گے راولپنڈی ڈویژن کے تمام خدام واطفال سے درخواست ہے کہ وہ اس اہم دینی اجتماع میں شمولیت فرما کر بیداری کا ثبوت دیں۔ ڈویژن سے باہر کی تمام مجالس کے خدام واطفال سے بھی شمولیت کی درخواست ہے

تحریری اور تقریری مقابلہ کے لئے مندرجہ ذیل عنوانات ہوں گے۔ خدام ابھی سے تیاری شروع کر دیں:-

تحریری	تقریری
۱۔ ہستی باری تعالےٰ	۱۔ رحمۃ اللعالمین ؐ
۲۔ تعلق باللہ	۲۔ سیرت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
۳۔ اسلام میں نظام خلافت	۳۔ تحریک جدید اور تبلیغ اسلام ۴۔ کسر صلیب
۴۔ معجزات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام	۵۔ حضرت مصلح موعود کے کارنامے

(بشیر محمود محمد علاقائی مجلس خدام الاحمدیہ راولپنڈی ڈویژن)

دعائے مغفرت

میری بڑی ہمشیرہ صاحبہ کنیزہ بیگم صاحبہ مورخہ ۱۹/۸/۶۲ کو بوقت صبح تین بجے بروز اتوار قادیان میں وفات پا گئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ موصیہ تھیں اور آپ کو بہشتی مقبرہ قادیان میں دفن کیا گیا۔ بوقت وفات آپ نے تین بچے اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ بزرگان سلسلہ اور احباب کرام سے آں مرحومہ کے ترقی مدارج کے لئے دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ ان کو اپنے سایۂ عاطفت میں جگہ دے۔ آمین۔ (خاکسار شیخ برکت علی کونسٹ اصلاح وارشاد ربوہ)

حضرت خواجہ غلام فرید صاحب علیہ الرحمۃ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک جرأت مند اور حق پسند مُصدِّق

(از مکرم ملک مسعود احمد صاحب ایم اے لیکچرار گورنمنٹ کالج گوجرانوالہ حال ڈیرہ غازی خان)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جب مسیح و مہدی ہونے کا دعویٰ کیا تو جہاں آپ نے عام لوگوں کو اپنی تحریروں کے ذریعہ سے اس دعویٰ سے باخبر کیا وہاں اپنے زمانہ کے علماء و صوفیاء کو بھی دعوت الی الحق دی اکثر نے تو اپنی عادت قدیمہ کے مطابق آپ کی مخالفت پر کمر باندھ لی اور شب و روز اسی سرگرمی میں مصروف نظر آنے لگے مگر بعض نیک طبع اور سلیم الفطرت بزرگ ایسے بھی تھے جنہوں نے طوفان مخالفت کے باوجود آپ کی صداقت کو تسلیم کیا انہی میں سے حضرت خواجہ غلام فرید صاحب بھی تھے جنہیں اپنے قلب صافی میں مسیح پاک کی صداقت نظر آگئی اور حضرت مسیح موعود کے مکاتیب کے جواب میں آپ نے حضور علیہ السلام کی شان میں کلمات توصیف بیان کئے ظاہر ہے کہ اس زمانہ میں جب کہ حضرت صاحب کے خلاف ہر طرف سے طوفان بدتمیزی نمودار ہو رہا تھا ایسا کرنا غیر معمولی جرأت ایمانی اور کمال حق گوئی و دیباکی کے مترادف تھا حضرت خواجہ غلام فرید صاحب نواب بہاول پور کے پیر و مرشد تھے اور تصوف میں بھی آپ کو ایک بلند روحانی مقام حاصل تھا آپ کے ملفوظات کے مجموعہ کا نام اشارات فریدی ہے اس میں اپنی ایک مجلس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق جو الفاظ آپ نے کہے وہ یوں درج ہیں:-

اردو	فارسی
اس کے بعد مرزا صاحب کے بارہ میں خواجہ صاحب نے فرمایا کہ مرزا صاحب نیک اور سچے انسان ہیں اور انھوں نے اپنے الہامات کی ایک کتاب (انجام آتھم) بھیجی ہے ان کا کمال اس کتاب سے ظاہر ہے اسی اثناء میں علماء ظواہر میں سے کسی نے جو حضرت خواجہ صاحب کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا حضرت مرزا صاحب کے متعلق زبان طعن درازکی اور آپ کے متعلق ردّ و انکار کرنے لگا حضرت خواجہ صاحب نے فرمایا "نہیں نہیں وہ مرد صادق ہیں مفتری اور جھوٹے نہیں ہیں ان کا دعویٰ جعل اور من گھڑت نہیں ہے"۔	بعد ازاں در باب مرزا صاحب فرمودند کہ مرزا صاحب مرد نیک و صادق است۔ و نزد من کتابے از ملہمات خود فرستادہ است کمال او از ان کتاب ظاہر است اندریں اثناء بعضے از علماء ظواہر کہ حاضر خدمت حضور خواجہ القاضی اللہ تعالیٰ ببقائہ نشستہ بود۔ نسبت مرزا صاحب زبان طعن کشادہ ردّ و انکار کرد۔ حضور القارہ اللہ تعالیٰ در جوابش فرمودند نے نے وے مرد صادق است مفتری و کاذب نیست ایں معاملہ جعل و خود ساختہ او نیست"۔

اوپر کی عبارت سے ظاہر ہے کہ حضرت خواجہ صاحب نے اپنی مجلس میں بیٹھے ہوئے ایک عالم کو بھی حضرت مرزا صاحب پر زبان طعن دراز کرنے سے روکا اور کھلے الفاظ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ کی تصدیق فرمائی خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی خواجہ صاحب کے جوہر قابل کی قدر کی اور از راہ محبت فارسی اشعار میں ان کے بارے میں عمدہ خیالات کا اظہار کیا اور یہ اشعار اپنے ایک مکتوب گرامی کے ہمراہ خواجہ صاحب کی طرف روانہ کئے ان اشعار میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے مخالفوں کی مخالفت اور تکفیر اور اپنے مشن کا ذکر کیا ہے اس کے ایک ایک لفظ سے وہی جوش و خروش اور ایمانی نور ظاہر ہوتا ہے جو حضور کی منظومات کا طغرائے امتیاز ہے ابتدائی اشعار میں حضرت خواجہ صاحب سے از راہ محبت یوں خطاب فرمایا ہے:-

اے فرید وقت در صدق و صفا　　باتو باد آں رو کہ نامِ او خدا

بر تو بارد رحمت یار ازل !　　در تو تابد نور دلدار ازل

از تو جان من خوش است اے خوش خصال　　دیدمت مردے دریں قحط الرجال

در حقیقت مردم معنی کم اند !　　گو ہمہ از روئے صورت مردم اند

اے مرا روئے محبت سوئے تو　　بوئے انس آمد مرا از کوئے تو

ترجمہ:- (۱) اے صدق و صفا میں یگانہ ہستی تیرے ساتھ وہ ذات ہو جس کو خدا کہتے ہیں

۲- تجھ پر اس یار قدیم (یعنی خدا تعالیٰ) کی رحمتوں کی بارش ہو اور تجھ میں اس محبوب ازل کا نور چمکتا رہے۔

۳- اے نیک خصلت انسان تجھ سے میں دل و جان سے راضی اور خوش ہوں (کیونکہ) اس قحط الرجال میں میں نے تجھ کو ہی ایک مرد پایا ہے۔

۴- دراصل مطلب کو سمجھنے والے انسان کم ہوتے ہیں اگرچہ دیکھنے میں (ظاہرہ طور پر تو) سب آدمی ہی نظر آتے ہیں

۵- میری محبت کا رخ تیری جانب ہے (اور) مجھے تیرے کوچے سے انس و محبت کی خوشبو آتی ہے۔

ان اشعار سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دل میں بھی اپنے اس ہمعصر بزرگ صوفی شخص کے بارے میں بڑی محبت اور انس کے جذبات تھے۔

حضرت خواجہ غلام فرید صاحب سے ملتان اور بہاول پور ڈویژن کے لوگ بہت ہی عقیدت اور ارادت رکھتے ہیں ضرورت اس بات کی ہے کہ اس وسیع و عریض علاقہ میں رہنے والوں کو بتلایا جائے کہ خود ان کے پیر و مرشد کے خیالات

مامور زمانہ حضرت میرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کے بارے میں کیا تھے میرا پختہ یقین ہے کہ اگر ملتان ڈیرہ غازیخاں مظفر گڑھ اور بہاول پور رحیم یارخان وغیرہ اور ان سے ملحقہ متعدد اضلاع میں حضرت خواجہ صاحب کے ان خیالات کی تشہیر کی جائے تو یہ بہت مفید دینی خدمت ہوگی گزشتہ سالانہ جلسہ کے موقعہ پر مولوی عبدالمنان صاحب شاہد کی طرف سے اس ضمن میں جو کوشش کتابی صورت میں معرض وجود میں آئی ہے وہ یقیناً لائق تحسین ہے۔ مولوی صاحب موصوف کی کتاب شہادات فریدی کو اگر ملتانی زبان بولنے والے اضلاع میں کثرت سے تقسیم کیا جائے تو نہایت عمدہ نتائج رونما ہوں گے۔ یہ چیز ہمارے مشاہدے میں آئی ہے کہ جن دوستوں کو یہ کتاب مطالعہ کے لئے دی گئی ہے ان کی بدظنی اور بدگمانی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق کافی دور ہوگئی ہے گزشتہ دنوں مجھے اور میرے بھائی ملک نسیم احمد وکیل کو کوٹ مٹھن شریف جانے کا اتفاق ہوا یہ وہ جگہ ہے جہاں حضرت خواجہ غلام فرید صاحب مدفون ہیں جاتے وقت ہم کتاب شہادت فریدی کے چند نسخے بھی لے گئے اور وہاں کے چند باا ثر افراد کو دیئے اس کے مطالعہ سے ان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور جماعت احمدیہ کے بارے میں غلط فہمی دور ہوئی چونکہ کوٹ مٹھن میں خواجہ صاحب کے مریدوں کی تعداد کثرت سے ہے اور ان میں سے اکثر کا مسلک خواجہ صاحب کی طرح خوش خلقی، ہمدردی اور کسی کو ایذا نہ پہنچانا ہے اس لئے وہ حضرت مسیح موعودؑ کے خیالات سے بہت جلد متاثر ہو سکتے ہیں کوٹ مٹھن کے دو روزہ قیام کے دوران آپ کے مزار مبارک پر بھی حاضر ہونے کا موقع ملا۔ ان کے مزار پر یہ افسوسناک چیز دیکھنے میں آئی کہ بعض لوگ قبر کے آگے سجدہ ریز تھے۔ خواجہ صاحب تو ایک باخدا اور بزرگ صوفی تھے۔ کتنے افسوس کی بات ہے کہ ان کے مرید از راہ عقیدت جہالت کی وجہ سے ان کی قبر کے آگے سجدے کرنے سے گریز نہیں کرتے جو کہ توحید کے سراسر خلاف ہے۔ اے خدا تو ان کی آنکھوں سے جہالت کی پٹی اتار دے۔ تاکہ یہ خالص اسلام کی تعلیم پر

حضرت مولانا غلام مرشد صاحب خطیب شاہی مسجد لاہور

تحریر فرماتے ہیں۔ "میں نے اپنے حلقہ داثر میں جس ضرورت مند آدمی کو طبیہ عجائب گھر کی صاف ستھری اور تازہ اور اعلیٰ درجہ کی ادویہ کے استعمال کی طرف متوجہ کیا۔ اس نے یہی رائے قائم کی۔ کہ یہ دواخانہ بہترین دواخانوں میں اونچے پایہ کا ہے جزاک اللہ"

شفاء الملک حضرت حکیم محمد حسن صاحب قرشی صدر آل پاکستان آیورویدک یونانی کانفرنس } "آجکل مصنوعی اور لونی درجہ کی دواؤں کی گرم بازاری ہے۔ اس لئے جو دواخانے عمدہ اور اعلیٰ دواؤں کی بہم رسانی کی سعی کرتے ہیں ان کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیئے۔ مجھے امید ہے کہ عوام کے علاوہ اطبائے کرام بھی ہمیشہ طبیہ عجائب گھر سے فائدہ اٹھائیں گے"۔

حضرت مولانا عبدالمجید سالک } "خالص عمدہ اور صاف ستھری دوائیں حاصل کرنے کے لئے طبیہ عجائب گھر بہترین مرکز ہے۔ ہر چیز بہتر سے بہتر دواخانوں سے بھی اونچا معیار رکھتی ہے"۔

نواب احسان علی خان صاحب بالیر کوٹلہ صدر تحفظ حقوق شیعہ } "مجھے طبیہ عجائب گھر کو دیکھ کر بہت مسرت ہوئی۔ مالک طبیہ عجائب گھر ہر قسم کی مرکب ادویہ تیار کرتے ہیں اور ان کی تیاری میں اس بات کا خاص اہتمام رکھتے ہیں کہ ہمیشہ تازہ اور اعلیٰ درجہ کی ادویہ استعمال کریں قیمت نہایت مناسب ہے۔ حاجتمند توجہ کریں"۔

طبیہ عجائب گھر پوسٹ بکس ۴۸۹ لاہور

ناظم ایجنسی:- طبیہ عجائب گھر امین آباد ضلع گوجرانوالہ

ہر انسان کے لئے
ایک ضروری پیغام
کارڈ آنے پر
مفت
عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

زرعی اراضی
برائے ٹھیکہ (مقاطعہ)
ضلع سانگھڑ میں پہلے پانی پر عمدہ ۳۶ ایکڑ نہری زمین کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر خواہشمند حضرات خط و کتابت کریں۔
معرفت روزنامہ الفضل ربوہ

ہمدرد نسواں (اٹھرا کی گولیاں) دواخانہ خدمت خلق (رجسٹرڈ) ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس اکیس روپے

درخواست ہائے دعا

۱- محترمہ کریم بی بی صاحبہ جو حسن رہتاسی صاحب مرحوم کی حقیقی ہمشیرہ ہیں عرصہ دراز سے صاحب فراش ہیں۔ تمام جسم متورم ہوگیا ہے۔ بزرگان سلسلہ درویشان قادیان اور جملہ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ خاص توجہ سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحم سے ہمشیرہ صاحبہ محترمہ کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ آمین۔

(فضل احمد کارکن وکالت تبشیر ربوہ)

۲- کچھ عرصہ ہوا خاکسار کے دائیں گھٹنے کے جوڑ پہ سخت چوٹ آگئی تھی جسکی وجہ سے تمام ٹانگ میں درد ہوتا ہے۔ اور بعض اوقات چلنا پھرنا بھی مشکل ہو جاتا ہے احباب جماعت و بزرگان سلسلہ سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے کامل اور عاجل شفایابی سے نوازے۔ آمین

(شیخ محمد بشیر آزاد انبالوی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ مریدکے)

۳- خاکسار اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے میٹرک کے امتحان میں ۵۲۲ نمبر لے کر پاس ہو گیا ہے میں نے کسی مستحق کے نام الفضل کا خطبہ نمبر ایک سال کے لئے جاری کرا دیا ہے۔ بزرگان سلسلہ و دیگر احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آئندہ بھی میری رہنمائی فرمائے۔ دینی و دنیاوی کامیابیوں سے سرفراز فرمائے

ولادت

میری ہمشیرہ محترمہ بلقیس بیگم اہلیہ چوہدری محمد اشرف صاحب حال لاہور کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۲ کو اپنے فضل سے پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ جو کہ مکرم ملک محمد بوٹا صاحب ربوہ کا نواسہ ہے

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی اور صحت والی عمر عطا فرمائے اور خادم دین بنائے۔ آمین

(نذیر احمد ناصر کلارک دفتر الفضل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعلان نکاح

میری چھوٹی ہمشیرہ عزیزہ رشیدہ بیگم بی اے بنت بابو اکبر علی صاحب مرحوم کا نکاح برادرم اصغر حسین خان صاحب (مقیم کینیڈا) ولد جناب حامد حسین خان صاحب کے ہمراہ مبلغ ۷۰۰۰/- روپے مہر پر قرار پایا۔

نکاح کا اعلان مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے ۱۵ر ۶۲ کو مالیر کینٹ میں فرمایا۔ مخلصین جماعت اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ جزاھم اللہ تعالیٰ

(فہمیدہ بی اے بیگم میجر عبداللطیف۔ مالیر کینٹ کراچی)

مفید معلومات

۱- نیوماسکیٹو آئل مچھردانی سے زیادہ مفید اور آرام دہ ہے۔ سوتے وقت عطر کی طرح استعمال کریں۔ مچھر اور ملیریا کو دور رکھے گا۔ سوا روپیہ کی شیشی سارے کنبہ کیلئے قریباً ایک ماہ کافی ہے

۲- بے بی ٹانک: بچوں کے دانت نکلنے۔ دستوں۔ بدہضمی۔ مٹی کھانے کی عادت اور سوکھا پن کے لئے از حد مفید ہے۔

۳- زمیندار احباب: نوٹ فرمالیں کہ ہمارے پاس حیوانات کی قریباً تمام مہلک اور خطرناک امراض کی دوائیں موجود ہیں۔ خصوصاً منہ کھر۔ گل گھوٹو (خناق) کناد زہرباد اپھارہ اور دودھ دینے والے جانوروں کی بیماریاں۔ مثلاً دودھ کم ہو جانا وغیرہ تفصیلات مفت طلب کریں۔

نوٹ: بے بی ٹانک اور نیوماسکیٹو آئل کے لئے ہر دو کمپنیوں کو ہر شہر میں سٹاکسٹوں کی ضرورت ہے

۱- راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

بشیر جنرل سٹور گول بازار ربوہ

۲ کیور ہیومیڈیسن کمپنی رجسٹرڈ کرشن نگر لاہور

شیخ عنایت اللہ اینڈ سنز انار کلی لاہور

اشرف میڈیکل اینڈ جنرل سٹور بیرون دہلی دروازہ لاہور

فون نمبر ۲۲۵ تار کا پتہ مبشر پراپرٹی سیالکوٹ شہر

یونٹ کلیم

اور

جائداد کی خرید و فروخت کے لئے

مبشر پراپرٹی ڈیلر

سیالکوٹ شہر کو یاد رکھیں

عمدہ اور معیاری فوٹو

بنوانے کیلئے

اختر سٹوڈیو

نزد مسجد محمود میں تشریف لائیں

رشید اینڈ برادر سیالکوٹ

کی

نئی پیشکش

نئے ماڈل کے مٹی کے تیل سے جلنے والے چولھے

بلحاظ خوبصورتی مضبوطی۔ تیل کی بچت ازدیاد حرارت

بے مثال ہیں

* اوائل ستمبر تک *

انتظار کیجئے

رشید اینڈ برادر ٹرنک بازار سیالکوٹ شہر

ٹائم ٹیبل اڈہ ربوہ

طارق ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ ربوہ

نمبر شمار	ربوہ تا لاہور	ربوہ تا خوشاب	ربوہ تا گوجرانوالہ	گوجرانوالہ تا ربوہ
۱	۵ — ۰	۷ — ۴۵	۶ — ۱۵	۹ — ۰ بھیرہ کیلئے
۲	۷ — ۳۰	۱۱ — ۳۰ دریاخان	۱۱ — ۰	۲ — ۰ جوہرآباد رر
۳	۱۰ — ۳۰	۲ — ۴۵	۲ — ۴۵	۷ — ۰ بھیرہ رر
۴	۱۲ — ۱۵	۵ — ۴۵		
۵	۳ — ۱۵	۷ — ۴۵		
۶	۶ — ۱۵	۱ — ۳۰		

بکنگ کیلئے پندرہ منٹ پہلے تشریف لاویں (اڈہ انچارج)

اڈہ انچارج طارق ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ ربوہ

مشرقی پاکستان کے تمام دریاؤں کی سطح میں بتدریج اضافہ

متاثرہ علاقوں میں لوگوں نے درختوں اور مچانوں پر پناہ لے رکھی تھی

ڈھاکہ ۲۸ اگست۔ مشرقی پاکستان میں سیلاب کی صورت حال میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ تمام دریاؤں میں پانی خطرے کے نشان سے اوپر ہے اور سطح میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ ضلع فرید پور اور گولنڈو میں پانی کی سطح میں اضافہ ہو رہا ہے۔ فرید پور کا شہر پوری طرح زیر آب ہے اور پانی میں گھرے ہوئے لوگ چھتوں اور مچانوں پر بیٹھے ہیں۔

ضلع فرید پور میں ایک اور شخص سیلاب کی نذر ہو گیا ہے جس سے مرنے والوں کی تعداد اب تیرہ تک پہنچ گئی ہے۔ خیال ہے کہ مرنے والوں کی تعداد اس سے کہیں زیادہ ہے اس خدشہ کا بھی اظہار کیا گیا ہے کہ بعض لوگ سیلاب کے ریلے میں بہہ گئے ہیں اور ان کی لاشیں نہیں مل سکیں۔ ڈھاکہ شہر میں سیلاب کی صورت حال میں کوئی بہتری نہیں ہوئی سڑکوں اور بازاروں میں پانی کھڑا ہے اور سطح میں بتدریج اضافہ ہوتا جا رہا ہے کئی سڑکوں پر آمد و رفت کے لئے کشتیاں استعمال کی جا رہی ہیں۔

راولپنڈی کی ایک خبر کے مطابق صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں نے مشرقی پاکستان کی حکومت کو یقین دلایا ہے کہ مشرقی پاکستان میں سیلاب کی تباہ کاریوں کا مقابلہ کرنے کے سلسلہ میں مرکزی حکومت صوبہ کو تمام امکانی امداد دے گی۔ وزیر مواصلات مسٹر عبد الصبور خاں نے آج صدر کو مشرقی پاکستان میں سیلاب کی صورت حال کے بارے میں بتایا۔

گورنر مشرقی پاکستان مسٹر غلام فاروق نے یقین دلایا ہے کہ سیلاب زدہ افراد کو امداد بہم پہنچانے کے لئے ہر ممکن اقدام کیا جائے گا۔ آپ نے بتایا کہ ضلع میمن سنگھ میں امدادی کام کے لئے پانچ لاکھ روپے مہیا کئے جائیں گے۔ اس سلسلہ میں احکام صادر کر دئے گئے ہیں۔ ضلع رنگ پور کے عوام کے لئے بھی امداد فوری طور پر مہیا کی جائے گی۔ گورنر نے حکم دیا ہے کہ امدادی کام کی رفتار کو تیز تر کرنے کے لئے کربگرام اور گائبندھا کے سب ڈویژنل افسروں کو دو لانچیں اور جمالپور اور تانگیل کے سب ڈویژنل افسروں کو دو موٹر کشتیاں مہیا کی جائیں۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ حکومت نے صرف ضلع رنگ پور میں تعمیر مکانات کے لئے قرضوں کے طور پر پچاس ہزار روپے اور زرعی قرضہ کے طور پر تین لاکھ روپے کی منظوری دی ہے ضلعی حکام کو عوام میں تقسیم کرنے کے لئے پانچ ہزار من چاول اور دو ہزار من چاول نصف قیمت پر فروخت کرنے کے لئے دئے گئے ہیں۔ قبل ازیں گورنر نے تیستہ پراجیکٹ کے علاقہ پر پرواز کی اور اس پراجیکٹ اور ضلع کے مختلف ترقیاتی منصوبوں کے بارہ میں افسروں سے بات چیت کی۔

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

امریکہ نے زہرہ سیارہ کی جانب ایک خلائی جہاز چھوڑ دیا

کیپ کناویرال (فلوریڈا) ۲۸ اگست
امریکہ نے کل زہرہ کی جانب ایک خلائی جہاز چھوڑا۔ اس کا نام مرینر ۲ ہے اور اسے زمین کے مدار پر پرواز کرنے والے ایک راکٹ سے چھوڑا گیا یہ سیارہ ایک سو نو دن میں زہرہ سیارہ کے قریب سے گزرے گا۔ زمین سے زہرہ کا فاصلہ اٹھارہ کروڑ میل ہے۔ اگر خلائی جہاز کے تمام آلات درست کام کرتے رہے تو یہ جہاز وسط دسمبر میں زہرہ سے دس ہزار میل کے فاصلہ سے گزرے گا۔ امریکہ نے بائیس جولائی کو بھی زہرہ کی جانب ایک خلائی جہاز چھوڑا تھا لیکن راستہ بھٹک جانے کے باعث اسے تباہ کر دیا گیا تھا۔ امریکہ نے کل جو جہاز چھوڑا ہے اس کا وزن ۴۴۷ پونڈ ہے یہ جہاز زہرہ سیارہ کے قریب سے نصف گھنٹہ تک گزرے گا اور اس دوران زہرہ کی فضا کی تصاویر لے گا۔ اور سیارے کا درجہ حرارت ناپے گا۔ اس سے سیارے کے بارے میں کچھ قطعی معلومات حاصل ہو جائیں گی۔

• نئی دہلی ۲۸ اگست۔ بھارت کے نائب وزیر آبپاشی نے کل لوک سبھا میں بتایا کہ بھارت کے حالیہ سیلابوں میں نوے افراد ہلاک اور ۸۰۳ مویشی ضائع ہو گئے۔

ملایا اور ماریشس کے تبلیغی حالات

غلہ منڈی ربوہ میں ایک اہم جلسہ

ربوہ ۲۸ اگست۔ آج بعد نماز مغرب مسجد غلہ منڈی میں مکرم محترم مولانا محمد صادق صاحب مبلغ سنگاپور ملایا جو وہاں ۲۳ سال تک فریضہ تبلیغ ادا کر چکے ہیں وہاں کے تبلیغی حالات سنائیں گے۔ انکے علاوہ مکرم احمد شمشیر سوکیہ صاحب آف ماریشس بھی ماریشس میں تبلیغ اسلام اور احمدی مبلغین کی مساعی پر روشنی ڈالیں گے۔

اس اجلاس کی صدارت مکرم شیخ مبارک احمد صاحب سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ فرمائیں گے احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں تشریف لا کر مستفید ہوں۔

(مہتمم مقامی خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

سنگاپور اور ملایا میں جماعت احمدیہ عیسائیت کا ڈٹ کر مقابلہ کر رہی ہے

وہاں کے تبلیغی حالات پر مبلغ ملایا مکرم مولوی محمد صادق صاحب کا لیکچر

ربوہ ۲۸ اگست۔ گزشتہ جمعہ کے روز یہاں مسجد مبارک میں بعد نماز جمعہ لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس کی زیر صدارت ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں مبلغ ملایا مکرم مولوی محمد صادق صاحب نے سنگاپور اور ملایا میں تبلیغ اسلام کے نہایت ایمان افروز حالات بیان کئے۔ آپ نے وہاں متعدد پادریوں کے ساتھ اپنے کامیاب مناظروں کا ذکر کرنے کے بعد واضح کیا کہ وہاں جماعت احمدیہ عیسائیت کا ڈٹ کر مقابلہ کر رہی ہے وہاں کے مسلمان جماعت کی اس خدمت کے معترف ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ احمدیت کو وہاں دن بدن مقبولیت حاصل ہو رہی ہے۔ آپ نے بتایا بہت کثیر تعداد میں وہاں لوگ احمدیت کی صداقت کے قائل ہو چکے ہیں لگا ہے کہ وہ اس کا اعتراف بھی کرتے ہیں۔ لیکن ابھی ان میں علی الاعلان قبول حق کی جرأت پیدا نہیں ہوئی ہے۔ آخر میں آپ نے سنگاپور اور ملایا کی جماعت ہائے احمدیہ کی طرف سے احباب کی خدمت میں ان کا محبت بھرا پیغام پہنچایا اور ان کے محبت و اخلاق اور قربانی و ایثار کی تعریف کی۔

اس موقعہ پر مکرم چوہدری عبد العزیز صاحب جنرل سیکرٹری تحریک جدید لوکل انجمن احمدیہ ربوہ نے بھی حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے تحریک جدید کی اہمیت اور اسکے عظیم الشان کارناموں پر روشنی ڈالی اور احباب کو تحریک جدید کے مالی جہاد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے اور خدمت اسلام کے لئے اپنی زندگیاں وقف کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

آخر میں صدر جلسہ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے دنیا کے مختلف علاقوں میں تبلیغ اسلام کی مہم اور اس کے خوشکن نتائج کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے ایک زبردست نشان کے طور پر پیش کیا اور اس ضمن میں احباب کو ان کی اہم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ آخر میں آپ نے اجتماعی دعا کرائی اور اس طرح یہ بابرکت جلسہ دعا پر اختتام پذیر ہوا۔ جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا تھا۔ جو مکرم عبد الرشید صاحب استمارپری نے کی تھی۔

روس میں ایک اور ایٹمی تجربہ

سٹاک ہوم ۲۸ اگست آج یہاں روس میں ایک اور ایٹمی تجربہ ریکارڈ کیا گیا۔ تجربہ چند میگاٹن ایٹم بم کا تھا۔ ماہ رواں کے دوران روس کا یہ چھٹا تجربہ تھا۔

دعائے مغفرت

[illegible]

[illegible] بریلوی چند یوم کی مختصر علالت کے بعد مورخہ ۲۶ اگست ۱۹۶۲ء بروز اتوار چھ بجے شام میو ہسپتال لاہور میں بعمر ۲۲ سال وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم کا جنازہ مورخہ ۲۷ اگست کی صبح کو لاہور سے ربوہ لایا گیا۔ گیارہ بجے کے قریب دفتر صدر انجمن احمدیہ کے احاطہ میں مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جس میں احباب کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ بعد ازاں مرحوم کی نعش کو عام قبرستان میں سپرد خاک کیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر مکرم ملک سیف الرحمن صاحب مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے دعا کرائی۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور ہم سب پسماندگان کو جن کے لئے یہ صدمہ بہت جانکاہ ہے صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور اپنے فضلوں سے نوازے۔ آمین

(قریشی ظفر احمد بریلوی ربوہ)

درخواست دعا

مکرم محترم ڈاکٹر محمد احسان صاحب آف سیالکوٹ اور ان کی اہلیہ صاحبہ کافی عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ صحابہ کرام و درویشان قادیان اور دیگر احباب جماعت سے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل شفا اور لمبی عمر عطا فرما دے۔ آمین

(خاکسار مشتاق احمد خالد فضل عمر ہسپتال ربوہ)